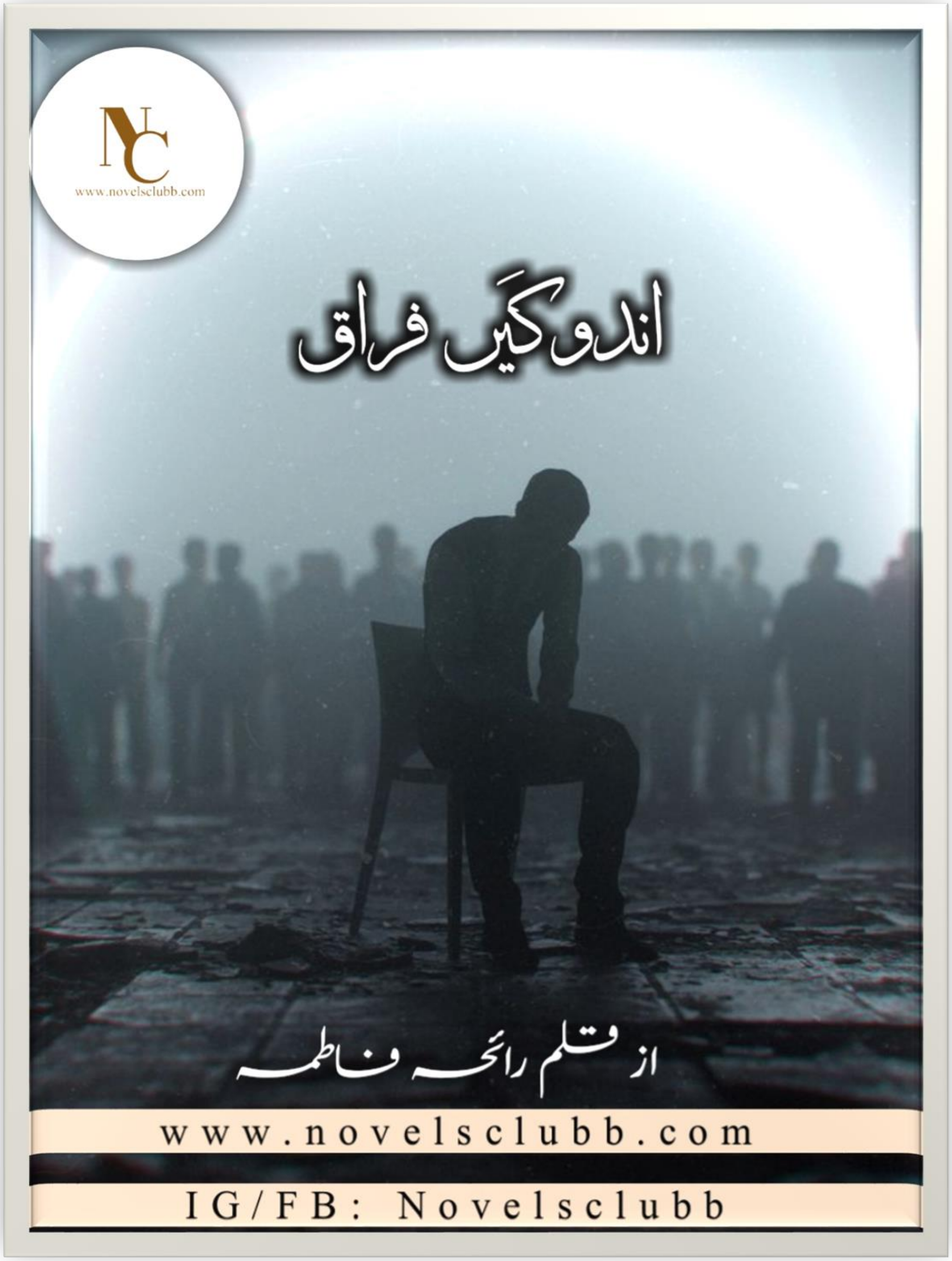
www.novelsclubb.com
اندوگیں فراق
از قلم رائحہ فاطمہ
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اندوگیں فراق

از قلم

رائحہ فاطمہ

www.novelsclubb.com

باری کے شفاف کانچ پر بارش کی بوندیں اپنے نقوش چھوڑ رہیں تھیں۔ شیشے کے بند ہونے کے باوجود رم جھم کی مدھم سی آواز کمرے کے اندر سنی جاسکتی تھی۔

باری کے پار ایک چھوٹا ساخوبصورتی سے سینچا ہوا باغیچہ تھا۔ کمرے کے اندرونی حصے میں خوبصورتی سے تراشی ہوئی لکڑی کی دو جھولتی کرسیاں کھڑکی کے ساتھ ہی ایک دوسرے کی طرف رخ سے رکھی گئی تھیں۔ کرسیوں کے درمیان میں ایک گول میز پڑا تھا جس پر شیشے کے گلدان میں سفید ٹیولپ آویزاں تھے۔ بلب کی زردی مائل مدھم سی روشنی میں کمرے کے نقوش نمایاں تھے۔ اک دراز قد لڑکی جس کے گھنے بال اس کی پشت پر پڑے تھے، جھک کر کمرے میں موجود موم بتیوں کو روشن کر رہی تھی۔ بائیں طرف سے بال نفاست سے کان کی لو کے پیچھے کئے گئے تھے جبکہ دائیں طرف سے بال جھکنے کی وجہ سے چہرے پر چھائے ہوئے تھے۔ وہ موم بتیاں جلا ہی رہی تھی کہ پیچھے سے کچھ بے تاب مدھم سی مردانہ آواز نمودار

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئی:

"ہجر کے انتظار میں میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔"

موم بتیاں روشن کر کے وہ دھیری چال چلتی واپس مڑی تو کھڑکی کے سامنے پڑی کرسی پر وجیہہ نقوش کا ایک کم عمر مرد وہاں بیٹھا اس کو تک رہا تھا۔ مومل اس کے سامنے پڑی کرسی پر آکر بیٹھ گئی اور اپنی سکنیت بھری دھن میں بولی:

www.novelsclubb.com

"تو پھر کسی نے کیا ہی کہا تھا

انتظار یار بھی لطف کمال ہے۔"

جملہ پورا ہوتے ہی سامنے بیٹھا مرد لمحے بھر کو رکے بغیر بولا:

"انتظار محض وسوسوں کو ہی جنم دیتا ہے۔"

مومل نے اس کا چہرہ دیکھا، لمبا سانس لیا اور بولی:

"رشتوں میں جذبوں کی صداقت ہو تو ایسے وسوسے پس مردہ ہی کہیں پڑے رہتے ہیں کیونکہ ہجر کی راہ ہمیشہ صبر طلب ہے۔"

بارش کی بوندوں میں تیزی آگئی۔ تیز ہوا کے دوش کی وجہ سے کانچ میں کھڑکھڑاہٹ پیدا ہونے لگی۔ کھڑکی کے پار دیکھتا ہوا وہ بولا:

"مگر یہ انتظار بے معنی ہے۔"

مومل نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا اور اسی حیرانی سی کیفیت میں بولی:

"مگر تم نے تو پہلے کونسلنگ سیشن میں بتایا تھا کہ یہ انتظار یک طرفہ نہیں۔"

اس نے اپنا رخ مومل کے چہرے کی طرف کیا اور بولا:

www.novelsclubb.com

"جب ملن کی راہیں میسر ہوں تو انتظار بے معنی ہے۔"

مومل کے کچھ بولنے کا انتظار کئے بغیر ہی وہ ایک مضطربانہ سی کیفیت میں دوبارہ

مخاطب ہوا:

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ چار سالہ انتظار نے میری روح کو کھوکلا کر دیا ہے مگر اس انتظار میں یہ بات تسلی بخش تھی کہ ہجر کی تمام ممکنہ راہیں بند ہیں۔اب جب کچھ راہیں میسر ہیں تو یہ انتظار بے معنی ہے۔"

مومل نے چونک کر اس کی جانب دیکھا،آسمان سے پانی زور و شور سے برسنے لگا۔ رنج کی ہوائیں پوری آب و تاب سے چلنے لگیں،ان امنڈتے جذبات پر قابو پاتے ہوئے وہ بولی:

www.novelsclubb.com

"کیا دل کی طمانیت و سکنیت کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ جس کا انتظار آپ کر رہے ہیں وہ بھی انتظار یار میں دہلیز پر پلکیں بچھائے آپ کا ہی منتظر ہے۔"

وہ کھڑکی کے پٹنے سے باہر جھانکتے ہوئے بولا:

"وصل کی راحتوں کے آگے ہر دام بے مول ہے۔"

حیرانی اور رنج کے آثار میں واضح اضافہ ہوا۔ یادوں کے سیلاب کا ریلا آیا جس میں وہ بہنے لگی۔ سامنے بیٹھے شخص پر اسے بے پناہ رشک آیا کے کم از کم اس کا انتظار لاحاصل نہیں۔ اک صحرا میں جس جھیل کا عکس دیکھ کر وہ چل رہا ہے وہ سراب نہیں۔ مگر جس جھیل کا عکس دیکھ کر وہ چل رہی تھی وہ محض سراب سے بھر کر کچھ نہ تھا۔ اک جستجو بے معنی اور اک خواب لاحاصل تھا جس کی راہ میں میں وہ امید کے دیپ روشن کئے بیٹھی تھی۔ محض کئی سالوں سے وہ جس شخص کی منتظر وہ تو کب سے بچھڑنے کبھی نہ ملنے کی منادی کئے چلا گیا تھا۔

دوسری جانب سے آواز بیدار ہوئی، سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

"جب یادِ ماضی سے نکل کر اپنے گھاو کے مرہم دریافت کر لیں تو بتا دینا میں اپنا مرہم لینے تب آجاوگا۔" یہ کہہ کر وہ اجازت طلب نگاہیں لئے کھڑا ہو گیا۔

مومل نے یک دم چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔ تو کیا سربستہ راز سے پردہ اٹھ چکا تھا۔ کیا سرِ عام اس کے انتظار کی منادی ہو گئی تھی۔ کیا اب ہمیشہ ہی یہ یادوں کے جھنجھٹ میں یک دم اس کے تاثرات ہر اک بازار میں اس کی شکست خوردگی کا علان کرتے رہیں گے۔

اپنی بات کہہ کر وہ لمحے بھر کو رکا اور بے فکر چال چلتا منظر سے اوجھل ہو گیا۔ وہ اسے جاتا تکتی رہی۔ اک یادوں، رنجشوں اور حسرتوں کا لا متناہی اس کا منتظر اب اس

کی راہ تک رہا تھا۔ کھڑکی کے پٹ کو کھول کر وہ بارش کو دیکھنے لگی۔ بارش کی گرتی
بوندوں نے تیزی اختیار کر لی۔ ہوا کے تیز جھونکے سے ایک موم بتی بجھ گئی۔ مڑ کر
اس نے کمرے میں جلتی زردی مائل روشنی کو بند کر دیا۔ ہر طرف تاریکی نے قدم
چومیں۔ اسی کھلی کھڑکی کے پٹ میں پڑی کرسی پر بیٹھ کر وہ اسے جھولنے لگی اور اک
سرد آہ بھر کر دستک دیتی یادوں کا استقبال کیا۔

ختم شد:

www.novelsclubb.com